مکاتیب علامہ محمد زاہد کوثری رحمۃ اللہ علیہ

...بنام ... مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وترتیب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

(تیرہویں قسط)

﴿ مکتوب:......۲۱ ﴾

بخدمت مولانا، جلیل القدر ومنفرد استاذ، علامہ، محققِ یگانہ، اخی فی اللہ سید محمد یوسف بنوری حفظه الله

ورعاه ووفقه لكل ما يرضاه

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام! آپ کے والا نامے ''إعلاء السنن'' کی گیارہویں جلد اور ''البدور البازغة''،(۱) موصول ہوئیں، ان قیمتی تحائف پر شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی طویل عمر کے ذریعے علم کو فائدہ پہنچائے۔ ''إعلاء السنن'' میں مولانا تھانوی ہر طرح موفق ہیں، بیک وقت سنت اور مذہب (حنفی) کی عظیم خدمت کی بنا پر وہ اللہ سبحانہٗ کے ہاں بڑے اَجر کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی باسعادت عمر طویل فرمائے، اور اُنہیں قریبی مدت میں ہی کتاب کے باقی حصوں کی طباعت اور اس نوع کی بہت سی تالیفات کی توفیق ارزاں فرمائے۔

حج کے بعد مولانا میاں کے ساتھ آپ کی ملاقات اور جامعہ کے نئے دارالحکومت میں منتقلی کے عزم، اور وہاں قریبی فرصت میں چھاپہ خانے کی بنیاد ڈالنے کی نوید سے بہت مسرت ہوئی۔ اللہ سبحانہٗ اپنی خاص رحمت سے علمی بھلائی کے لیے کوشاں رہنے والوں کی تائید فرمائے اور انہیں ہر خیر کی توفیق عنایت فرمائے۔ حقیقت ہے کہ مولانا محمد میاں اور اُن کے نیکوکار برادران کی ان کے والد مرحوم نے تابناک انداز سے دینی تربیت کی ہے، اور آپ جیسے مردانِ یگانہ کے تعاون سے ان سے ہر خیر کی توقع ہے۔

آنجناب سے میری کہی باتیں، میرے دل میں پوشیدہ جذبات کا کچھ حصہ ہے۔ اللہ جانتا ہے

کہ آنجناب سے بے شمار علمی خدمات کا منتظر ہوں، تاکہ آپ صحیح معنوں میں اس دور میں احیائے علم کے علم بردار ہوں، اب تک آپ کی خدماتِ جلیلہ بہت عظیم ہیں، ہر خیر کی خاطر آپ کی توفیقِ مسلسل کے لیے ہماری جانب سے متواتر دعائیں جاری ہیں۔

آپ سے نیک دعاؤں کا امیدوار ہوں۔ اللہ سبحانہٗ سے دعا گو ہوں کہ خیر وعافیت اور سعادت کے ساتھ آپ کو طویل عمر عطا فرمائے، میرے عزیز تر بھائی!

آپ کا بھائی

محمد زاہد کوثری

جمادی الاولیٰ ۱۳۶۷ھ

شارع عباسیہ نمبر: ۶۳

پس نوشت: احباب کو ہدیہ پیش کرنے کے لیے ''النکت'' کے نسخوں کی رغبت ہو تو ارسال کرنے کے لیے تیار ہوں۔

حواشی

۱:- ''البدور البازغة'' شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفِ لطیف ہے، جو علمِ کلام، مقاصدِ شریعت وسیاستِ اسلامیہ اور علمِ اخلاق کی جامع ہے۔ ۱۳۵۴ھ میں ہندوستان میں طبع ہوئی۔ کتاب' مقدمہ اور تین مقالات پر مشتمل ہے، مقدمہ میں حکمت، وجودِ باری تعالیٰ، وحدانیت، اور باری تعالیٰ کے مبدءِ اول ہونے کے متعلق مباحث ہیں۔ پہلا مقالہ اسلام کی خصوصیات، اخلاق، امامت وخلافت اور قضاء سے بحث کرتا ہے۔ دوسرے مقالے میں انسانوں کے حق سے قرب اور باطل سے بعد کی راہیں، قضیۂ خیر وشر، اسماء واحکام کے بعض مسائل اور آخرت، قبر وبرزخ کے بعض احکام ہیں۔ تیسرے مقالے میں ملل وشرائع کے حقائق وامتیازات، دینِ اسلام کی خصوصیات اور مقاصدِ تشریع کی تشریح ہے۔

دیکھیے: ڈاکٹر محمد صغیر معصومی کا مقالہ ''الشاہ ولی اللہ المحدث الدهلوی وكتابه: البدور البازغة''، مندرجہ ''مجلة الدراسات الإسلامية'' (شمارہ: ستمبر ۱۹۶۷ء، ص: ۱۴-۳۴)

ڈاکٹر معصومی نے اس مقالے میں ''حسن التقاضی'' میں علامہ کوثری رحمۃ اللہ علیہ کے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعض افکار وخیالات کے حوالے سے کیے گئے نقد کا بھی تنقیدی جائزہ لیا ہے۔

مکتوب: ۲۲

جناب مولانا، صاحبِ فضیلت، باکمال عالم ومحقق، سید محمد یوسف بنوری حفظہٗ اللہ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام، آپ کا قیمتی ہدیہ موصول ہوا، اس عنایت پر آپ کا شکر گزار ہوں، اگرچہ ان دنوں ڈاک کی (دگرگوں) حالت کی بنا پر پہنچنے میں دو ماہ تاخیر ہوئی۔ ہدیہ کی وصولی کے دو روز بعد مولانا محمد

موسیٰ میاں تشریف لائے اور ہفتے کے دن مجھ سے میرے گھر پر ملاقات کی، ایک گھنٹہ ان کی ملاقات کا شرف حاصل رہا، وہ اپنے تجارتی سلسلے میں پابہ رکاب تھے، میں نے انہیں نہایت سچا اور مخلص انسان پایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے توقع ہے کہ آنجناب کے تعاون سے اُنہیں علم کی جلیل القدر خدمات کی توفیق ملے گی، اور اس زمانے میں اس خدمت کی خاطر اللہ جل شانہٗ نے آپ کو منتخب کرلیا ہے۔ آنے والی نسل آپ کی خدمات کے نتائج دیکھے گی، جو آپ کے صبر واستقلال کی بنا پر اللہ ورسول کے ہاں پسندیدہ ہوں گی۔ ہماری جانب سے حسبِ قوت واستطاعت دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ مکہ میں چھاپہ خانے کی بنیاد ڈالنا ماہر کمپوزروں کے حصول میں کامیابی کے حوالے سے مفید ثابت ہوگا، اور کچھ عرصہ کام کی تاخیر بھی شاید وقتی ضرورت کی بنا پر ہو، اللہ سبحانہٗ ہی ہر مشکل کو آسان کرنے والے ہیں۔

آپ کے والا نامے کے جواب میں تاخیر جن اعذار کی بنا پر ہوئی، ان کے ذکر کا کوئی باعث نہیں، اس حوالے سے مجھے معذور جانیے۔ مجلسِ علمی (کی کتب) کا مجموعہ جن میں ''**التصریح بتواتر ماورد فی نزول المسیح**''[1] بھی ہے، دو روز قبل دوبارہ ڈاک سے بھیجا ہے، شاید آپ تک پہنچنے میں تاخیر ہو، اس کے ساتھ بعض رسائل بھی ہیں۔

امید ہے مولانا عثمانی بخیریت ہوں گے، معلوم نہیں آپ کی ان سے ملاقات ہوئی ہے یا نہیں؟! اور انہوں نے آپ کے سامنے ان کو بھیجے گئے بعض رسائل کا ذکر کیا ہے یا نہیں؟! توقع ہے کہ مولانا مفتی مہدی حسن کی صحت کے بارے میں آگاہ کریں گے، اور قابلِ فخر (علمی) تراث کی اشاعت میں بے حد باہمت مولانا ابوالوفاء کے متعلق بھی۔ اللہ سبحانہٗ زمانے کے حوادث سے آپ سب کو محفوظ رکھے، اور اللہ ورسول اور اُمتِ (مسلمہ) کی رضا کے مطابق دین وعلم کی خدمت کی توفیق بخشے۔

اپنے والدِ بزرگوار کو خط لکھتے ہوئے میری جانب سے بھی ان کی دست بوسی اور مخلصانہ سلام پہنچایئے اور اُن کی بابرکت دعاؤں کا امیدوار ہونا بتایئے۔ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مخلص

محمد زاہد کوثری

۲۰/ذوالقعدہ ۱۳۶۷ھ، شارع عباسیہ نمبر: ۶۳

حواشی

۱:- مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کی اس کتاب کا نام خط میں یونہی درج ہے، درست نام ''التصریح بماتواتر فی نزول المسیحؑ'' ہے۔

(جاری ہے)

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....